

## قانونِ قدرت

ویک فاریسٹ انسٹیٹیوٹ (Wake Forest Institute) میں سائنس کی ایک نئی جہت جنم لے چکی ہے۔ ایک ایسا مرحلہ جسکا ادراک ہمارے جیسے ملکوں میں خواب میں بھی نہیں کیا جاسکتا۔ تحقیق کے حوالہ سے 2017 میں ادارے نے رپورٹ شائع کی ہے جسے پورے امریکہ میں نہ صرف تسلیم کیا گیا ہے بلکہ دیگر اداروں نے بھی اس پر بہت توجہ دینی شروع کر دی ہے۔ بنیادی طور پر سائنسدانوں نے انسان کے تمام قدرتی اعضاء کو جسم سے باہر پیدا کرنے یا بنانے کی صلاحیت حاصل کر لی ہے۔ یہ ایک ایسی انقلابی تحقیق ہے جس سے دنیا بدل جائیگی۔ اس تبدیلی کا اندازہ خیر ہمارے جیسے لوگ ابھی تصور بھی نہیں کر سکتے۔ ڈاکٹر انھوں نے اس کا میا بی کو ایک انقلاب کا نام دیا ہے۔ سائنسدانوں نے Bioink ایجاد کی ہے۔ انتہائی سادہ طریقے سے یہ بات کی جاسکتی ہے کہ انسانی خلیہ پر باوانک سے کسی بھی عضو کو پرنٹ کر دیا جائیگا۔ یعنی اگر انسانی ہاتھ بنانا ہے تو اسے خلیہ پر چھاپ دیا جائیگا۔ اگر دل بنانا ہے تو اسی ترتیب سے دل کی تمام جزئیات سیل پر پرنٹ کر دی جائیں گے۔ دوسرے مرحلے میں ایسے مخلوق تیار کیے گئے ہیں جس میں یہ خلیے قدرتی طریقے سے بڑھنا شروع ہو جائیں گے۔ یعنی ایک خاص رفتار سے، انسان کے لیے اسکے قد، جسم اور نسل کے حساب سے ایک نیا ہاتھ بن جائیگا۔ نیا جگر بن جائیگا۔ اس حیرت انگیز غیر قدرتی عضو کو انسانی سے انسانی جسم میں پیوند کر دیا جائیگا۔ اندازہ سمجھئے، کہ اگر کسی آدمی کی آنکھ خراب ہو چکی ہے تو اسے چند ہفتے میں بالکل نئی قدرتی آنکھ مل جائیگی۔ اگر آدمی کو نئے جگہ کی ضرورت ہے تو اسے بڑے آرام اور تسلی سے نیا جگر دیدا جائیگا۔ انسانی زندگی پر اسکے کس درجہ محیر العقول اثرات پڑیں گے، سائنسدان ابھی وضاحت سے نہیں بتاسکتے۔

اس سے آگے کی تحقیق مزید حیران کن ہے۔ امریکہ میں فلڈ یلفیا میں بچوں کا ہسپتال ہے۔ ڈاکٹر عرصے سے ایک معاملے پر تحقیق کر رہے تھے کہ ہر سال سینکڑوں بچے صرف اسلیے مرتے ہیں کہ وہ وقت سے پہلے پیدا (Premature) ہو جاتے ہیں۔ یعنی ان کا دماغ، دل یا اعضاء مکمل طور پر نہیں بنے ہوتے اور وقت سے قبل پیدا ہونے کی وجہ سے زندہ نہیں رہ پاتے۔ یہ معاملہ یا مسئلہ خیر ہمارے ملک میں بھی ہے۔ مگر یہاں سیاست اور پیسے کے علاوہ سوچنے کا ظرف کسی کے پاس نہیں۔ لہذا ہمارے جیسے بے سمت اور بے مقصد معاشرے میں یہ باتیں سوچنا بھی وقت کا ضایع ہے۔ ہمارے ملک میں ایک بھی نکتہ ایسا نہیں ہے جس پر دنگا، فساد، گالیاں اور تبصرے نہ سنائی دے رہے ہوں۔ ویسے ضرورت بھی کوئی نہیں کہ ہمارے صاحبِ ثروت لوگ، عام آدمی کی بھلانی کے متعلق سوچیں۔ کیونکہ دولت کی عمارت تو قائم ہی عام آدمی کی بربادی سے ہے۔ جہاں بھی کوئی حق مانگنے کی کوشش کرے، اسے مذہبی لوریاں سنا کر خاموش کر دیا جاتا ہے۔ اسے ایسی ایسی روایات اور تاریخی کہانیوں سے خاموش کیا جاتا ہے کہ انسان دنگ رہ جاتا ہے۔ خیر مقصد مرثیہ کوئی نہیں بلکہ اس سال یعنی 2017 کی نئی تحقیقات کو سامنے لانا ہے۔ فلڈ یلفیا میں واقع ہسپتال کے ڈاکٹروں نے نایاب کام کیا ہے۔ انہوں نے Bio Bags بنائے ہیں۔ ان کے آر پار بھر پور طریقے سے دیکھا جاسکتا ہے۔ اس میں وہ تمام اجزاء موجود ہیں جو شکم مادر میں پائے جاتے ہیں۔ غیر سائنسی اعتبار سے اسے مصنوعی ماں بھی کہہ سکتے ہیں۔ جیسے ہی ڈاکٹر محسوس کرتا ہے کہ بچہ وقت سے پہلے پیدا ہو سکتا ہے،

اسے فوری طور پر "بائیو بیگ" میں منتقل کر دیا جاتا ہے۔ انتہائی مشاق سائنسدان اور ڈاکٹر چوبیں گھنٹے اسکی دلکشی بھال کرتے ہیں۔ بچے کو وہ تمام قدر تی خوارک حاصل ہوتی ہے جو صرف ماں کے پیٹ میں مل سکتی ہے۔ جب بچا اپنی مدت پوری کر لیتا ہے، اسکے تمام قدر تی اعضاء بھر پور طریقے سے بن جاتے ہیں تو اسے بائیو بیگ سے نکال کر ماں باپ کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔ پوری دنیا میں ہر سال لاکھوں بچے صرف اسلیے مر جاتے ہیں کہ انہیں شکم مادر میں پلنے کا پورا وقت یعنی نوماہ نہیں مل پاتے۔ یہ Biobag ہر سال لاکھوں انسانی جانوں کو ضائع ہونے سے بچائیگا۔ انسانی جان کو ضائع ہونے سے بچانے کیلئے یہ ایک "کمال تحقیق" ہے۔

اب توجہ ایک اور سمت مبذول کرتا ہوں۔ پوری دنیا "خلا" کو سخت کرنے میں مصروف ہے۔ سائنسدان خلا میں سیٹلائٹ یا سیارے بھیجتے رہتے ہیں۔ ہمارے سیل فون سے لیکر انٹرنیٹ اور ہر اہم چیز کسی نہ کسی سیارے سے منسلک ہے۔ آج کی دنیا میں ہزاروں سیارے خلا میں گردش کر رہے ہیں۔ سائنسی میدان میں ماہر ممالک اس پرحد درجہ توجہ دے رہے ہیں۔ جو ملک "خلا" پر فتح پائیگا، وہی دنیا کا بادشاہ ہو گا۔ اس وقت امریکہ اور روس اس میدان میں بہت آگے ہیں۔ پاکستان کا ذکر نہیں کرنا چاہتا۔ کیونکہ ابھی تک ہم اس میدان میں طفل مکتب ہیں۔ سیارے کو خلا میں پہنچانے کیلئے راکٹ استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ اس تجربے کا مہنگاترین عنصر ہے۔ ایک راکٹ عمومی طور پر 62 ملین ڈالر لگت سے تیار ہوتا ہے۔ لگنبرگ میں واقع ایک فضائی کمپنی x-Space نے حیرت انگیز کام کیا ہے۔ اسکے پاس فلکن 9 نام کا راکٹ ہے۔ عام راکٹوں کی طرح سیاروں کو خلاتک لیکر جاتا ہے۔ اصل کام یہ ہوا کہ کمپنی نے راکٹ کو دوبارہ استعمال کرنے کی صلاحیت حاصل کر لی ہے۔ اب یہ کمپنی پرانے راکٹ کو حاصل کرتی ہے۔ اس پر سائنسدان محنت کرتے ہیں اور پھر اسے بالکل نیابنادیا جاتا ہے۔ اس تجربے سے خلاتک سیارے بھیجنے کا عمل حد درجہ ستا ہو جائیگا۔ یعنی خلاتک سفر کرنے کا عمل حد درجہ سادہ اور مزید قابل عمل ہو جائیگا۔ اس ایجاد سے انسانی ترقی کا کیا عمل سامنے آیا گا، اسکے متعلق گمان تک نہیں کیا جا سکتا۔ حال ہی میں اس کمپنی نے ایک استعمال شدہ راکٹ کے ذریعے سطحی اور جنوبی امریکہ میں نئی انٹرنیٹ سروں کا آغاز کیا ہے۔ انسانی عقل کس تیزی سے لافانی ترقی کر رہی ہے، یہ صرف اور صرف سوچا جا سکتا ہے۔

2017 کی ایجادات کا سلسلہ آگے بڑھاتے ہوئے کینسر کے متعلق عرض کرنا چاہتا ہوں۔ کینسر سے دنیا میں لا تعداد لوگ ہر سال بے کسی اور تکلیف کے عالم میں مر رہتے ہیں۔ نیسری دنیا میں کینسر ہسپتال نہ ہونے کے برابر ہیں اور علاج بے حد مہنگا ہے۔ امریکہ میں سائنسدانوں نے ایک کمال تجربہ کیا ہے۔ انہوں نے ایک دوائی بنائی ہے جسے انسانی خون میں شامل کر دیا جاتا ہے۔ دوائی کا اثر یہ ہے کہ یہ انسان کے اندر موجود خونی خلیوں (Blood Cells) کو کینسر کے خلیے ختم کرنے کی صلاحیت دے دیتی ہے۔ یعنی جب یہ دوائی بذریعہ انگکشن انسانی جسم میں داخل کی جاتی ہے تو بغیر کسی تکلیف کے انسانی خون میں موجود خلیے اس درجہ طاقتور ہو جاتے ہیں کہ کینسر کے سیلز سے لڑنا شروع کر دیتے ہیں اور انہیں ختم کر دیتے ہیں۔ یعنی اگر کسی انسان کو کینسر جیسا موزی مرض ہے تو یہ دوائی اس مریض کو اس قابل کر دیگی کہ اسے کسی ہسپتال یا کلینک جانے کی ضرورت نہیں رہے گی۔ اسکا اپنا ان دورنی دفاعی نظام اس درجہ طاقتور ہو جائیں گا کہ کینسر خود بخود ختم ہو جائیگا۔ تجربے کے طور پر اس سال محلوں کو بارہ کینسر کے مریضوں میں داخل کیا گیا۔ ان تمام کو "Lymphoma" تھا، جو مہلک ترین

کینسر کی ایک قسم ہے۔ تمام مریض مرنے کے قریب تھے اور ہر طرح کے علاج سے مایوس ہو چکے تھے۔ صرف تین مہینے کے عرصے میں جب دوبارہ ٹیسٹ کیے گئے تو مکمل طور پر شفا یاب ہو چکے تھے۔ سائنسدان کہتے ہیں کہ کچھ عرصے کے بعد کینسر کا علاج نزلہ اور زکام کی سطح پر چلا جائیگا۔ اسکے علاوہ 2017 میں مزید کئی ایجادات ہوئیں ہیں جن سے انسانی زندگی بہتر اور مضبوط ہو جائیگی۔

مگر مقصد قطعاً نہیں کہ بتاؤں کہ صرف اسی برس یعنی 2017 میں مغربی دنیا کس درجہ ترقی کر چکی ہے۔ توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ یہ تمام کام امریکہ اور یورپ میں ہوا ہے۔ اس میں ایک بھی مسلمان ملک یا مسلمان سائنسدان شامل نہیں ہے۔ اس میں ایک بھی مسلمان محقق شامل نہیں ہے۔ مجھے اب اس بدمقتوں پر کسی قسم کی کوئی حیرت یاد کھنہ نہیں ہوتا۔ اسلیے کہ بحثیت مسلمان ہم سائنس دشمن نہیں بلکہ علم دشمن ہیں۔ نئی ایجاد کرنا تو دور کی بات، ہم لوگ تو شعوری طور پر انسانی ترقی پر سوچنا بھی شائد گناہ سمجھتے ہیں۔ اپنے ملک کی بات کرنا چاہتا ہوں۔ کیونکہ میری توجہ کا قدرتی مرکز اپنا ملک ہے۔ یہاں جاہل حکمرانی کر رہے ہیں اور عالم جو تیاں چڑھا رہے ہیں۔ مقتدر طبقے کو غور سے دیکھیے۔ ان میں سے ایک بھی تعلیمی اعتبار سے تجسس کا جذبہ نہیں رکھتا۔ انکی اولاد پر توجہ فرمائیے۔ ایک بھی علمی طور پر مستحکم نہیں ہے۔ یہ پسیے کے بل بوتے پر مغربی یونیورسٹیوں میں چلے تو ضرور جاتے ہیں، مگر اکثر انتہائی سادہ سے مضامین میں بھی پاس نہیں ہو پاتے۔ کسی نہ کسی جعلی طریقے سے اپنے اوپر کسی معزز یونیورسٹی کا ٹھپا لگواتے ہیں۔ اسکے بعد اقتدار پر خاندانی چور دروازے سے قابض ہونے کے کھیل میں مشغول ہیں۔ تعصباً کے بغیر دیکھیے۔ ذاتی سیاسی فکر کو بالائے طاق رکھ کر پر کھیے۔ آپکو انتہائی ادنیٰ ذہن کے لوگ بلند مقامات پر حکومت کرتے نظر آئیں گے۔ بات یہاں بھی ختم نہیں ہوتی۔ اب حکم یہ ہے کہ ہماری اولاد بھی تمہاری حاکم رہے گی۔ اولاد کی طرف دیکھیے تو جہالت، غفلت اور نالائقی کا وہ سیلا ب نظر آتا ہے کہ انسان گھبرا جاتا ہے۔ مگر ہم قانون قدرت کو بھول رہے ہیں۔ جب کوئی قوم بے حسی، بے ضابطگی اور جرائم کو ملکی وطیرہ سمجھنے لگے تو مغلوب ہو جاتی ہے۔ فنا کردی جاتی ہے۔ قانون قدرت سے مفر آج تک کسی کو بھی نہیں ہوا۔ پرشاہد ہمیں استثناء حاصل ہو چکا ہے؟

راوِ منظر حیات